JOURNAL OF ACADEMIC RESEARCH FOR HUMANITIES
ISSN 2663-192x

Journal of Academic Research for Humanities (JARH) Vol. 2, No. 3 (Jul-Sep 2022)

معاشی بحالی کے معاصر اقدامات: دور نبوی کے تناظر میں جائزہ

Contemporary Economic Recovery Measures: An Analysis in the Context of Prophetic Era

Published online: 30-10-2022

Tahmina Fazil
Lecturer
The University of Education Lahore,
Vehari Campus-Pakistan
Email: tahminafazil@ue.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0001-8141-4886

ABSTRACT

Economics plays a fundamental role in the integrity and development of a country. That is an economically strong country which provides a better quality of life to its citizens. Contemporarily, all the countries of the world are facing economic challenges. To improve their economic conditions and to get the economy out of the crisis, they are trying to take effective measures like the best use of available resources, encouraging investment, economic planning, and distribution of wealth, discouraging hoarding, and balance in consumption & saving. The Holy Prophet (PBUH) also the many measures for economic development which are reviewed in the paper and analysis is done to conclude the adaptability of those measures in the contemporary world. He (PBUH) discouraged hoarding and the ensured fair distribution of wealth. He (PBUH) provided facilities to the investors and ensure the protection of their rights. In this article, the narrative and comparative methods of research try to examine the economic recovery measures of the present day and in the era of the Prophet Muhammad (PBUH)

Keywords: *Economic Crisis; Prophet Measures; best use of resources; discourage hoarding; tax system;*

ابتدائیہ

معاشی بحالی سے مراد کسی معیشت کا بحران سے نکل کر دوبارہ ابھرنا ہے۔اس بحالی کی صورت میں غربت وافلاس کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے میں مدد ملتی ہے۔ درج ذیل سوالات کے جوابات کے لئے دور حاضر میں معاشی بحالی کے لئے کیے جانے والے اقدامات کا جائزہ لیا گیاہے پھر ان اقدامات کو تاریخ اسلام کی روشنی میں پرکھ کر ممکنہ نتائج تک رسائی حاصل کی گئی ہے۔

سوال تحقیق

آج کل کی ریاستیں معاشی بحالی کے لئے کیا اقدامات کیلئے کیا بنیادی اصول رکھتی ہیں؟

کیا دور حاضر کے ان اقدامات کی جھلک تاریخ اسلام خصوصاً دور نبوی میں پائی جاتی تھی؟

سابقہ کام کا جائزہ

"Sources of Growth and total Factor Productivity" ۲۰۰۷ میں پنجاب یونیورسٹی میں ایم فل کا مقالہ پیش کیا گیا۔اس کا عنوان تھا۔اس میں سرمایہ کاری کے ذریعے معاشی بحران پر قابو پانے کی کوششوں پرزور دیا گیاہے۔ ۲۰۲۱ میں بہاوالدین زکریایونیورسٹی میں ایم فل کا مقالہ "معاشی منصوبہ بندی کا معاصر تصور،اسلامی اقتصادی افکار کے تناظر میں تحقیقی وتقابلی جائزہ" پیش کیا گیا۔اس مقالہ میں دوررسالت میں معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے معاشی مسائل کے حل پر روشنی ڈالی گئی ہے اور منصوبہ بندی کی اہمیت کو دور نبوی کے تناظر میں واضح کیا گیا ہے۔ آئرلینڈ کی حکومت "Economic Recovery Plan 2021" نے ۲۰۲۱ میں معاشی بحالی کے لیے ایک منصوبہ پیش کیا جس کا عنوان تھا۔ اس منصوبے میں ٹیکسوں سے آمدنی کے حصول میں مدد،سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی اور روزگار کی فراہمی سے معاشی مسائل کے حل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

معاشی بحالی کے اقدامات

دنیا کے اکثر وبیشتر ممالک کو اپنے معاشی مسائل کے حل میں مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ نت نئے مصائب کی وجہ سے ملکی معیشت بری طرح متاثر ہوتی ہے ۔ کسی بھی ملک کے معاشی ان میں ایک اہم مسئلہ کساد بازاری ہے جس کا تدارک معاشی بحالی کے لیے ناگزیر ہے (Downey, 2021)۔اس لیے اس ہے کسی بھی ملک کی معاشی پالیسی اس کے معاشی مسائل کے حل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے لہذا سے بچاو کی کوششیں کی جاتی ہیں(Cynamon, 2013)۔معاشی بہتری کے لیے ضروری ہے کہ معیشت سود سے پاک ہو(Ohanian and Tylor, 2012)۔ رسول اللہ ﷺ نے معاشی بحالی کے لیے بہترین اقدامات کیے تاکہ کسی کا استحصال نہ ہو(Chapra, 1985) ۔ ذیل میں معاشی بحالی کے معاصر اقدامات کا دور نبوی کے تناظر میں جائزہ لیا گیا ہے (Muhammad Tufail,1983)۔

ا۔دستیاب ذرائع کا بہترین استعمال

کسی بھی ملک کو معاشی بحران سے نکالنے اور اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دستیاب ذرائع کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

Strong economic growth leads to excessive use of available resources. Make full and continuous use of resources is strongly correlated to GDP growth. (Atique, 2022)

In these countries, the fundamental issue is poorly functioning government and private institutions. They are ineffective and fail to use available resources in the best way. (Rose, 2022)

دنیا میں بے شمار ممالک ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنے محدود وسائل کو منصوبہ بندی سے استعمال کیا اور آج وہ ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہیں۔اسلام بھی دستیاب وسائل کے مناسب استعمال کا درس دیتا ہے۔مشکوۃ المصابیح میں رسول اللہ کے دور کا واقعہ درج ہے جس کا اختصار یہ ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت

میں ایک شخص امداد کے لئے حاضر ہوا تو آپؐ نے اس کی عارضی امداد کی بجائے اس کے پاس موجود وسائل جو پیالہ اور کمبل تھے وہ فروخت کیے اور اسے کلہاڑی خرید کر اس میں دستہ لگا کر دیا تاکہ وہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچے اور اپنا پیٹ پالے۔یوں وہ شخص اس کلہاڑی کا بہترین استعمال کرتے ہوئے آسودہ حال ہو گیا (التبریزی، ۷۴۰ھ، م،۱۶۳)۔

آپ ﷺ نے ساری زندگی محدود وسائل کا شکوہ کرنے کی بجائے ان دستیاب وسائل کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے نہ صرف اپنے سے بڑے لشکروں کو شکست دی بلکہ مسلمانوں کی معاشی مشکلات میں خاطر خواہ کمی لائے۔

۲۔سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی:

کسی بھی ریاست کو معاشی بدحالی کی دلدل سے نکلنے اور اس کی معیشت کو بحالی کے راستے پر ڈالنے میں سرمایہ کاری کا کردار بہت اہم ہے۔ایسا ملک جس میں سرمایہ کاری کو مواقع زیادہ ہوں گے وہ لازما ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔سرمایہ کاری سے مراد کاروبار پر خرچ کی گئی رقوم ہیں۔

Economists define investment as the source of production of goods that will be used to produce other goods. (Maqbool, 2010, p.160)

In the United States, economic growth is measured often times by consumer spending and business investment (Greg, 2022).

سرمایہ کاری میں سرکاری اور غیر سرکاری دونوں طرح کی سرمایہ کاری شامل ہے۔تاہم کسی بھی ملک کی ترقی و نمو میں غیر سرکاری سرمایہ داری کا کردار نہائیت اہم ہوتا ہے۔کیونکہ سرکار کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ ہر شعبہ کی ضروریات کو پورا کر سکے لہذا ملکی پیداوار کو بڑھانے کے لئے نجی سرمایہ کار کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے اسے مناسب سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

Private investment has a significance positive effect on economic growth. (Ghani and Din, 2006, p. 837)

اسلام بھی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور انسانوں کو اپنے مال میں سے خرچ کرنے کی تاکید کرتا ہے۔قرآن میں ارشاد ہے۔يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ(القرآن،۲:۲۶۷)۔اے لوگو اس پاکیزہ مال میں سے جو ہم نے تمھیں عطا کیا خرچ کرو۔

اسلام سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کی عملی صورتوں میں شرکت و مضاربت جیسی کاروباری اصطلاحات استعمال کرتا ہے۔شرکت سے مراد ہر فریق کاروبار کا سرمایہ لگانا جبکہ مضاربت سے مراد ایک فریق سرمایہ لگائے گا اور رب المال کہلائے گا تو دوسرا اپنی محنت سے اس کاروبار میں شامل ہو گا اور مضارب کہلائے گا۔ اس کی ایک مثال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے مال کو حضرت محمد ﷺ کا بطور مضارب فروخت کرنے کی ہے۔ مضارب کا مادہ ض رب یعنی ضرب سے نکلتا ہے اور اس سے مراد زمین میں طول و عرض کا سفر کرنا ہے (الجرجانی، ۲۰۰۳، ص ۱۷۳)

- مضاربت کے طریقہ کار اور مضارب کے اختیارات کے بارے میں علامہ الحصکفی لکھتے ہیں کہ "المضاربة ايدا ابتداء وتوكيل مع العمل لتصريفة بامره وشكرة ان ربح و غصب ان خالف وان اجاز رب المال بعده اجارة فاسدة ان فسدت فلا ربح للمضارب جنئز جل له اجر مثل عمله" (الحصکفی، ۱۰۲۵ھ ت ۱۰۸۸م، ص ۱۴۶)۔

ابتداء میں امین ہوتا ہے اور عمل کے ساتھ وکیل بن جاتا ہے۔مضارب رب المال کے حکم سے اس کے مال میں تصرف کرتا ہے۔مضاربت میں بعض دفعہ رب المال مضارب کو لا محدود اختیارات عطا کرتا ہے۔ایسی صورت میں مضارب کو مال کے متعلق اختیار ہوتا ہے کہ وہ جہاں تجارت کے لئے جانا چاہے جا سکتا ہے۔ پس اسلام میں معیشت کی بہتری کے لئے نہ صرف سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے بلکہ اس کی ایسی عملی صورتیں سامنے لائی

world. In a planned economy, it is based on instructions, while in Capitalism, it is based on incentives. Government role is very low while private business has all the opportunities to grow (Gosh and Rama, 1991, p. 522).

اسلام میں بھی منصوبہ بندی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام تر نظام کائنات منصوبہ بندی کے تحت اپنے اپنے دائرہ عمل میں کار فرما ہے۔معاشی نظام میں بھی یہی منصوبہ بندی پائی جاتی ہے۔قرآن میں ارشاد ہے۔ لَهُۥ مَقَالِيدُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُۥ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ(القرآن،۴۲:۱۲)۔آسمان اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کا رزق چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

دنیا کا نظام اگرچہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے تاہم اس نے انسان کو زمین پر اپنا نائب ہونے کے ناطے مختلف معاملات میں غور و فکر کرنے اور ان معاملات کو درست کرنے کے اختیارات دے رکھے ہیں۔جیسا کہ قرآن میں حضرت یوسف علیہ سلام کے بارے میں ارشاد ہے۔قَالَ ٱجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَآئِنِ ٱلْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ (القرآن،۵۲:۱۲)۔کہا مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر فرما دو۔بے شک میں خوب حفاظت کرنے والا ہوں۔

حضرت یوسف نے اسی قول کو سچ ثابت کیا اور جب ان کے زمانے میں سخت قحط سالی آئی تو خود ایک حکمران کی حیثیت سے غلہ تقسیم فرمایا تاکہ اس کی تقسیم منصفانہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اناج کی فراہمی ممکن بنائی جا سکے۔امام جصاص قصہ یوسف کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ موجودہ دور میں حکمران اگر قحط سالی کا خوف محسوس کریں تو وہ حضرت یوسف علیہ سلام جیسے معاشی اقدامات کرکے ناموافق حالات سے مناسب طور پر نمٹ سکتے ہیں۔ کیونکہ حکومت وقت کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ لوگوں کی کفالت عامہ کا مناسب بندوبست کرے اور ان کو ضروری سہولیات کی بروقت فراہمی کو یقینی بنائے۔لہذا جو چیز ضروری امر کا بذات خود سبب ہو وہ

جاتی ہیں جن سے سرمایہ کار کا سرمایہ محفوظ رہے اور اسے منافع بھی حاصل ہو۔ظاہر ہے کہ سرمایہ کار کو اگر اپنی رقم ڈوبنے کا خطرہ ہو گا تو وہ سرمایہ لگانے سے احتراز کرے گا اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ دور عرب میں بھی سرمایہ کاروں اور تاجروں کے تحفظ کے اقدامات کئے جاتے تھے ۔اس کی ایک مثال معاہدہ حلف الفضول ہے جس میں آپ ﷺ نے بھی شرکت فرمائی۔اس کی اولین شق ہی یہ تھی کہ ظالم کے مقابلے میں مظلوم کا ساتھ دیا جائے گا۔ (السہیلی ،۶۷۴تا۷۴۴م،ص۴۱)۔ یوں رسول اللہ ﷺ نے ابتدائی عمر سے ہی تاجر اور تجارت کو اہمیت دی اور تاجروں کے باقاعدہ حقوق متعین کئے تاکہ کوئی ان کی حق تلفی نہ کر سکے۔تجارت سے دلچسپی ہونے کی وجہ آپ ﷺ نے اسے بطور پیشہ اختیار بھی کیا۔

۳۔معاشی منصوبہ بندی

ملک میں کسی بھی قسم کے معاشی بحران سے بچاؤ یا معاشی بحران کی موجودگی میں اس کیفیت سے نکلنے کے لئے معاشی منصوبہ بندی انتہائی اہم ہوتی ہے۔اس سے مراد معاشی فیصلوں سے متعلق بروقت اور موثر فیصلہ سازی ہے۔

The procedure in which key economic decisions are made or influenced by central government (The New Encyclopedia Britannica, p. 356).

معاشی منصوبہ بندی کا تعلق بہترین فیصلہ سازی اور ان فیصلوں کے مناسب اطلاق پر ہوتا ہے۔کیونکہ فیصلہ سازی کا مناسب اطلاق ہی مسائل میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔اگر اطلاق نہ ہو تو فیصلے صرف کاغذوں کی زینت ہی رہتے ہیں۔لہذا دنیا کے تمام ممالک خواہ وہ ترقی یافتہ ہوں یا ترقی پزیر معاشی بحالی کے لئے بہترین منصوبہ بندی کو بنیادی اہمیت دیتے ہیں

These days, there is no developing country or nation that does not have a definite development plan in one or another form (Walter, 1970, p. 30).

In view of the same importance of planning, its importance is certain in all economic systems of the

خود بھی ضروری کے درجہ میں آتی ہے۔مالم یتم الواجب الا به فهوواجب (الجصاص،ن م، ص۲۸۷)۔

جس شے پر کسی واجب کا دارومدار ہو وہ بھی واجب ہوتی ہے۔اس لئے معاشی مقاصد کے حصول اور متعلقہ مسائل کے حل کے لئے معاشی منصوبہ بندی لازمی امر ہے۔دور رسالت سے بھی ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کی جانے والی معاشی منصوبہ بندی سے راہنمائی ملتی ہے۔آپ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد انصار ومہاجرین میں جو بھائی چارہ قائم کیا اس کا ایک سبب معاشی بھی تھا (فاروقی،۲۰۰۶،ص۶۴)۔ مواخات کا ایک پہلو معاشی مسائل کا حل بھی تھا۔جو لوگ ہجرت کر کے مدینہ آئے وہ سخت معاشی مسائل سے دوچار تھے۔اس معاشی مسئلہ کو بروقت حل نہ کرنے سے شدید معاشی بحران کا خطرہ تھا۔لہذا مدینہ میں مہاجرین کی آبادکاری اور ان کے معاشی مسائل حل کرنے کے لئے آپؐ نے مواخات کے ذریعے مہاجرین کو عارضی طور پر انصار کے مال میں شریک کر دیا۔وفات کی صورت میں یہ لوگ ایک دوسرے کی وراثت میں بھی شریک قرار دئے گئے۔اس منصوبہ بندی کا فوری فائدہ یہ ہوا کہ ان کے معاشی مسائل میں کمی واقع ہوئی اور ریاست مدینہ نے ممکنہ معاشی بحران سے نجات حاصل کی۔مہاجرین مکہ معاشی ومعاشرتی طور پر خوشحال ہوئے اور یکسوئی سے تبلیغ دین میں مصروف عمل ہوگئے (ظفر، ۲۰۰۵،ص۱۸۴)۔

۴۔بیرونی امداد کا حصول:

معاشی بحران بعض اوقات اس قدر سنگین ہوتا ہے کہ علاقائی وملکی وسائل اس سے نکلنے کے لئے ناکافی ہوجاتے ہیں ایسی صورت میں حکومت اپنے دوست ممالک یا امدادی اداروں سے امداد اور قرض کے حصول کے لئے مدد لے سکتی ہے۔اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام امداد کی اقسام میں لکھتا ہے

There are several types of aid as aid used for the balance of payment, food aid, technical assistance aid and aid for human development (UNDP, 1996).

امداد پسماندہ ممالک میں معاشی مسائل کی کثرت ہوتی ہے اس لئے ایسے ممالک بیرونی امداد کی مدد سے اپنے معاشی مسائل پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔

Aid is an influence in reducing poverty and repairing income inequality in developing countries (Brewster and Yeboah, 1994, pp.145-162).

یوں پسماندہ اور ترقی یافتہ ممالک امداد کے حصول سے نہ صرف معاشی مسائل میں کمی کر سکتے ہیں بلکہ اپنے افراد ریاست کے معیار زندگی میں بہتری لانے کے اقدامات بھی کرتے ہیں۔اس کی مدد سے وہ ترقیاتی کام بھی کئے جاسکتے ہیں جو محدود وسائل کی وجہ سے ایک ملک کرنے کی خواہش تو رکھتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔موجودہ دور میں بے شمار ممالک ایسے ہیں جو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے ان اداروں سے مدد حاصل کرتے ہیں۔پاکستان بھی ان ممالک میں ایک ہے۔اسلامی تاریخ سے بھی مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے بیرونی امداد کا تصور ملتا ہے۔اس کی ایک مثال میثاق مدینہ بھی ہے۔ اس معاہدے کے نکات میں جملہ اقوام کے تعلقات آپس میں نہ صرف خیر خواہی وخیر اندیشی پر مشتمل ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کے لئے دفع ضرر اور فائدہ رسانی کا باعث ہوں گے (نصیر احمد ناصر، س۔ن،ص۱۹۶۔۱۹۵)۔

مکہ میں جب قحط پڑا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ سے وہاں غلہ بھیجا بالکل اسی طرح جب دور فاروقی میں جب مدینہ میں قحط پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر کے حاکم عمرو بن العاص کو مدد کے لئے پکارا تو انہوں نے غلے سے بھرا ہوا اونٹ آپ کی خدمت میں بھیجا جسے حضرت عمر نے قحط متاثرین میں تقسیم فرما کر ان کی معاشی مشکلات میں کمی کی۔ (،منصورپوری،۲۰۰۱،ج۱،ص۱۰۰)۔

پس افراد ریاست کی معاشی فلاح وبہبود اور مشکلات میں کمی کے لئے اگر ریاستی ذرائع محدود ہوں تو بیرونی امداد کے حصول میں حیل وحجت سے کام نہیں لینا چاہیے اور اپنے لوگوں کے مسائل میں کمی

کرنے کے لئے ہر طریقہ استعمال کرنا چاہیے اور ہر اس پلیٹ فام سے مدد کی درخواست کرنے چاہیے جہاں سے مدد ملنے کی امید ہو۔

۵۔ تقسیم دولت کی اصلاح:

معاشی بحالی کے لیے تقسیم دولت کی اصلاح ناگزیر ہے۔دولت کی منصفانہ تقسیم معاشی مسائل کے حل میں کارگر ثابت ہوتی ہے۔

In a capitalistic community, the accumulation of wealth is the core point (Rehman, 2020).

سرمایہ دارانہ معاشروں میں ارتکاز دولت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے- یہی وجہ ہے کہ موجودہ دور میں دنیا کو آئے دن معاشی بدحالی کا سامنا کرنا پڑتا ہے-مختلف ریاستوں میں موجود مفاد پرست سرمایہ دار صرف اپنے مفادات کو سامنے رکھتے ہوئے ارتکاز دولت کے جواز کے قائل ہیں اور اکثریت کے مفادات کو پس پشت ڈال کر صرف ذاتیات کے مطابق فیصلے کرتے ہیں-

اس نظام میں سرمائے کے منافع پر سب سے زیادہ حق سرمایہ دار کا ہوتا ہے جبکہ محنت کو سب سے کم حق ملتا ہے جس وجہ سے مزدوروں کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور دولت کی گردش میں بھی خلل آتا ہے-تقسیم دولت کے اصول کے تحت معاشرے میں موجود سہولیات پر سب کا برابر حق ہے-اسی نکتے پر عمل کرتے ہوئے معاشرتی و معاشی بحران میں کمی کی جاسکتی ہے-

The distribution of wealth has a significant quality that whatever is enjoyed by one member of community is enjoyed by all (Elgaronline, CHP 1)

اس ضمن میں ریاست کی ذمے داری سب سے زیادہ ہے-اس کا اولین فرض ہے کہ ریاستی وسائل کو اس طرح تقسیم کرے کہ اس کے فوائد صرف خواص تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ معاشرے کے عام اور کمزور افراد بھی ان وسائل سے استفادہ کر سکیں-اسلام بھی اسی طرح کا درس دیتا ہے اور دولت کو روک کر رکھنے کی بجائے اسے غرباءومساکین پر صرف کرنے کی تلقین کرتا ہے-قرآن میں ارشاد ہے۔ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ السَّآئِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ (القرآن، ۲:۱۷۷)۔جو مال سے محبت رکھنے کے باوجود اسے قرابت داروں،یتیموں ،مساکین،مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے اور غلاموں کو آزاد کرے-

مندرجہ بالا حکم اس لئے دیا گیا تاکہ مال کی محبت میں کمی آئے- قرآن میں ارشاد ہے۔ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ(القرآن، ۵۹:۷) تاکہ دولت صرف مالداروں میں گردش نہ کرتی رہے۔اسلام میں یہ تمام طریقے اختیار کرنے کا مقصد دولت کے ارتکاز میں کمی کرکے اس کی گردش کو بہتر بنانا ہے تاکہ معاشرے سے دولت کی بناپر پیدا ہونے والی اونچ نیچ کا خاتمہ کیا جاسکے- ان لوگوں کی مزید پزیرائی کے لئے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو مال میں کئی گنا اضافے کی خوشخبری سنائی گئی ہے-ارشاد ہے۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (القرآن، ۲:۲۶۱)۔ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور وہ بڑے علم والا ہے-لہذا اسلام ارتکاز دولت سے منع کرتے ہوئے دولت کی گردش کی تلقین کرتا ہے- سکے کی حیثیت خدا کے نشان اور حکمران کے جیسی ہے-سکے اور سرمائے کو گردش میں رکھنا انتہائی اہم ہے-اس کو چند ہاتھوں میں محدود کر دینا ایسا ہی ہے جیسے ایک مدبر و مخلص حاکم کو پابند سلاسل کر دیا جائے (الانصاری،س۔ن،ص،۳۱۴)۔

گردش دولت کی اسی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے زکوۃ وعشر اور صدقات کا نظام متعارف کرایا تاکہ امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر ہونے سے بچایا جاسکے-دور نبوی اور خلافت راشدہ میں زکوۃ صدقات کے نظام کے ذریعے افراد ریاست کی معاشی زندگیوں کو بہتر کیا گیا-زکوۃ کی اسی اہمیت کی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق

نے مانعین زکوٰۃ سے جہاد کیا اور انھیں دوبارہ زکوۃ دینے کا پابند بنایا- خورشید احمد لکھتے ہیں۔ مانعین زکوۃ سے جنگ کرنے سے نہ صرف بہت سارا مال و مویشی اور قیمتی ہتھیار مسلمانوں کے قبضے میں آئے بلکہ وصول ہونے والی زکوۃ کے دروازے بھی دوبارہ سے کھل گئے (خورشید احمد،۱۹۷۷،ص ۱۰۳) -

زکوۃ کی معاشی اہمیت بیان کرتے ہوئے یوسف قرضاوی لکھتے ہیں اسلام کے کفالت عامہ کے تصور میں زکوۃ کو اولین حیثیت حاصل ہے-اس کا بنیادی مقصد نہ صرف گردش دولت کا تسلسل ہے بلکہ صاحب ملکیت افراد کی تعداد میں اضافہ کرنا ہے تاکہ تنگدست لوگ تونگر ہوں اور ملک کے معاشی حالات میں بہتری آنے سے معاشرتی برائوں کا کاتمہ ہوسکے (قرضاوی،۱۹۸۳،ج۱،ص ۵۹)۔

حضرت علی علیہ سلام نے مصر کے گورنر حارث بن مالک اشتر کو خط لکھ کر معاشرے کے تمام طبقات کی معاشی ضروریات کا خیال رکھنے کی تلقین کی-خاص طور پر فقراءومساکین کے بارے میں فرمایا یہ معاشرے کا سب سے نچلا اور کمزور طبقہ ہے اس لئے ان سے ہمدردی اور اعانت ضروری ہے (الرضی،۲۰۰۳،ص ۲۵۴)۔

دور نبوی اور خلافت راشدہ میں گردش دولت کے سلسلے میں کئے گئے معاشی اقدامات کی بدولت نہ صرف لوگوں کی حالت زار بہتر ہوئی اور ان میں معاشی خوشحالی آئی بلکہ معاشی حالت میں بہتری آنے سے معاشرتی جرائم میں بھی کمی واقع ہوئی-ان مثالی اقدامات کی بدولت عرب معاشرہ مہذب معاشروں میں شمار ہونے لگا-

۶۔ صرف وبچت میں توازن:

کسی بھی ملک کے صرفی اخراجات اس کی قومی آمدنی کا تعین کرتے ہیں-ہر ملک اشیاءوخدمات کی مد میں ہر سال صرف کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس کا مجموعی خرچ اس کی مجموعی آمدنی سے زیادہ نہ ہونے پائے تاکہ وہ اس آمدنی میں سے کچھ حصہ بچت کے طور پر نکال سکے-لہذا صرف وبچت میں توازن رکھنا انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔یہ بچتیں متعلقہ ریاست کو معاشی بحران سے نکالنے کا باعث بنتی ہیں-

When a country faces tough time these money in form of bank savings is a savior for him. (livestopedia, 12 June, 2022)

ملکی سطح پر بھی یہی فارمولا کارگر ثابت ہوتا ہے کہ ملکی آمدنی کا ایک مخصوص حصہ بچتوں کی صورت میں بینکوں میں رکھا جائے اور باقی بچنے والی رقوم کو متعلقہ مصارف پر خرچ کیا جائے تاکہ مستقبل میں کسی بھی طرح کی مشکل یا قدرتی آفت کی صورت میں ان بچتوں کو استعمال میں لاتے ہوئے افراد ریاست کی بروقت امداد کی جاسکے- لہذا آمدن اور خرچ میں تناسب رکھتے ہوئے بچتوں کا رجحان پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے-اسلام ضروریات وحاجات کی اہمیت تسلیم کرتے ہوئے ان کی مناسب تکمیل کا درس دیتا ہے لیکن ساتھ ساتھ ضرورت سے زیادہ خرچ کو فضول خرچی کے زمرے میں شامل کرتا ہے- وَلَا تُسۡرِفُوٓاْۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلۡمُسۡرِفِينَ (القرآن ،۷:۱۳)۔اور بے جا خرچ نہ کرو۔بے شک اللہ بے جا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔اس آیت کی روشنی میں اسراف کی ممانعت کی گئی ہے۔ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ وَيَسۡـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ العفو (القرآن، ۷:۵۹) اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں کہہ دو جو زائد ہو۔ اہل لغت کے ہاں بھی اس کا واضح مفہوم ملتا ہے۔الاسراف تجاوز حد فی النفقة (الجرجانی،۱۲۰۵ء،۱۱۳۸) اسراف سے مراد حد سے زیادہ خرچ کرنا ہے۔ پس زائد مال سے مراد آمدنی میں سے ناگہانی حالات سے بچاؤ کے لئے ،کاروبار میں اضافے اور بچوں کے لئے وراثت چھوڑنے کی نیت سمیت تمام جائز کاموں کے لئے بچت کرکے جو باقی ضرورت سے زائد مال بچتا ہے اس کو احسن طور پر خرچ کرنا ہے-

۷۔ ذخیرہ اندوزی کی حوصلہ شکنی

معاشی عمل اس وقت تک درست سمت میں گامزن رہتا ہے جب تک طلب ورسد کا توازن برقرار رہے- جیسے ہی اس توازن میں بگاڑ آئے گا تو معیشت بحران کا شکار ہو جائے گی- طلب ورسد کے اس توازن میں اونچ نیچ کا ایک نہایت اہم سبب ذخیرہ اندوزی بھی ہے-اس کے لئے عربی میں احتکار کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے- الحكر ،الظلم والتنقص وسوء العشرة (ابن منظور، ۲۰۰۷، ج۴،ص۴۰)۔ حکر ایسا ظلم ہے جس میں اشیاء کی مسلسل قلت پیدا کرکے برا معاشرہ ترتیب دیا جاتا ہے-

کھانے پینے اور دیگر اشیاء کو اس لئے روکے رکھنا کہ ان کی قیمت میں اضافے پر ان کو فروخت کیا جائے نیز اس روکنے کی وجہ سے منڈی میں ان اشیاء کی فراہمی میں قلت آنے سے قیمتوں میں اضافہ ہو جانا احتکار کہلاتا ہے- قیمتوں میں اضافہ ہونے سے صارف کی قوت خرید میں کمی آتی ہے اور یوں طلب کم ہو جانے سے معاشی عمل تنزل کا شکار ہو جاتا ہے جس کا اثر ملک کی مجموعی معیشت پر پڑتا ہے-یہی وجہ ہے کہ ذخیرہ اندوزی کو معیشت دشمن کہا جاتا ہے-

In these days hoarding is considered as unfruitful and alienated for a civilized society. (Alexanderu, 2015, p.494)

اس کی وجہ سے طلب ورسد کا توازن بگڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ مہنگائی اور بے روزگاری کی صورت میں سامنے آتا ہے-یہی وجہ ہے کہ ہر ملک اس ناسور سے نمٹنے کے لیے مناسب قانون سازی کرتا ہے۔اسلام میں بھی ذخیرہ اندوزی کے بارے میں وعیدیں ملتی ہیں- قرآن میں ارشاد ہے۔ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (القرآن ،۹:۳۴)۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو- پس اگر مال کو خرچ کرنے کی بجائے صرف بڑھانے کی نیت سے ذخیرہ کیا جائے تو یہ اسلام میں ناپسندیدہ ہے -کیونکہ مال جمع کرنے کی روش سے نہ صرف معاشرتی تعلقات خراب ہوتے ہیں بلکہ معاشی ترقی بھی رک جاتی ہے- نیز اس ضمن میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ہر اس چیز کا ذخیرہ منع ہے جس کی ذخیرہ اندوزی سے اس چیز کی طلب ورسد متاثر ہو- پاکستان میں ڈالر کی بڑھتی ہوئی قیمت کی وجہ سے لوگوں نے ڈالر کو ذخیرہ کرنا شروع کر دیا جس کی اس کی طلب میں بہت زیادہ اضافہ ہونے وہ مزید مہنگا ہو گیا-اس پر مفتی تقی امینی فرماتے ہیں ڈالر کی ذخیرہ اندوزی ملک سے غداری اور گناہ ہے-ذخیرہ اندوزوں پر اللہ کی لعنت ہوئی ہے (نیوز لاونج،۲۱ مئی ۲۰۱۹) - بالکل اسی طرح پاکستان میں ضروریات زندگی کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ ہونے پر پاکستان علما کونسل اور دارالافتاء نے تاجروں کو اس بات پر زور دیا کہ وہ ذخیرہ کی ہوئی اشیاء کو منڈی میں لائیں تاکہ لوگوں کو ان کی ضرورت کی اشیاء مل سکیں نیز انہوں نے فتویٰ دیا کہ ضروریات زندگی ذخیرہ کرنا غیر شرعی اور اللہ اور اس کے رسول سے نافرمانی کا اظہار ہے (جنگ نیوز،۳۰مارچ۲۰۲۲)۔ حضرت محمد ﷺ نے بھی احتکار سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ارشاد ہے۔ من احتكر فهو خاطئ، (مسلم،ح،۴۱۲۲)۔ جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ خطاکار ہے-

مندرجہ بالا احکامات کا مقصد معاشرے کو معاشرتی و معاشی برائیوں سے نجات دلا کر خوشحال معاشرے کے وجود کی راہ ہموار کرنا اور معاشرے سے غربت و افلاس کا خاتمہ کرکے طبقاتی کشمکش میں کمی کرنا ہے-

۸۔ ٹیکس وصولی کا پائیدار نظام

کسی ملک کی معیشت کے استحکام میں اس ملک کی مجموعی آمدنی بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔اس آمدنی کا ایک ذریعہ ٹیکس بھی ہوتے ہیں اس لیے ہر ملک کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ٹیکس کی مد میں زیادہ سے زیادہ روپیہ اکٹھا کرے تاکہ وہ پیسہ مستقبل میں اس کے کام آ سکے۔

In recent system of government, system of taxation is an essential part because provides it government

authentic and continuous source of revenue collection.(Abdin, 2018, p.2)

حکومت اس ٹیکس سے حاصل کئے گئے پیسے کو معاشی ومعاشرتی بہبود سمیت بہت سے کاموں پر صرف کرتی ہے اس لئے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ٹیکس کی وصولی کا بہترین نظام متعارف کرا کے اپنی آمدنی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرے۔یہی آمدنی ملک کی معیشت کو بحران سے نکالنے میں مدومعاون ثابت ہوتی ہے۔لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ ٹیکس وصولی کا یہ نظام نقائص سے پاک ہو۔

A fair, unambiguous and justified tax system has a constructive effect on economic development (Abdin, 2018, p. 2).

اسلام بھی معاشی حالات کی بہتری کے لئے لوگوں کو حقوق کی ادائیگی کا درس دیتا ہے اس سے معاشی ومعاشرتی مسائل خود ہی حل ہو جائیں گے- وبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (القرآن،۴:۳۶)۔ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور قرابت داروں کے ساتھ اور غریبوں، مسکینوں اور قرابت والے ہمسائے اور اجنبی ہمسائے اور پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ اور جن کے تمھارے داہنے ہاتھ مالک بنے-

حضرت علی علیہ سلام نے مصر کے گورنر کو ٹیکس کے معاملے میں خصوصی ہدایات دیں- آپ علیہ سلام نے فرمایا کہ ان لوگوں کا خصوصی خیال رکھنا جو مال گزاری ادا کرتے ہیں ان کے مفادات کا تحفظ کرنا نیز زمین کی آبادکاری کی طرف خصوصی توجہ دینا کیونکہ آبادکار ہی ٹیکس ادا کرتے ہیں اگر آبادکاروں میں اضافہ ہو گا تو ملنے والے مال(ٹیکس)میں بھی اضافہ ممکن ہو گا (الرضی،۲۰۰۳،ص۶۵۸)۔

اسلام نے زکوۃ وصدقات کا نظام قائم کرکے انسانوں کی عام انسانون کے ذریعے مدد کو یقینی بنایا- تاہم اگر ان سے غریبوں کی مشکلات کا پوری طرح ازالہ ممکن نہ ہو تو ابن حزم فرماتے ہیں کہ حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ معاشرے کے اغنیاء کو مجبور کرکے یہ کام کرا سکتا ہے-اس سے مراد امیروں پر جبری ٹیکس لگا کر غریبوں کی معاشی و سماجی ضروریات پورا کرنا ہے-اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہا گر مجھے ماضی جیسے سخت معاشی حالات سے دوچار ہونا پڑتا تو میں ضرور اغنیاء سے زائد مال لیتا اور مہاجرین میں سے جو غرباہیں ان میں تقسیم کر دیتا (المحلی،۱۹۸۸،ج۲،ص۱۵۸-۱۵۶)۔

اگرچہ معاشی بحران کا مسئلہ عرصہ دراز سے چلا آرہا ہے لیکن موجودہ دور میں یہ اتنا سنگین ہو گیا ہے کہ اس کے بروقت اور مناسب تدارک نہ ہونے سے ریاستوں کو اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے خطرات لاحق ہو جاتے ہیں-لہٰذا ہر ریاست یہ کوشش کرتی ہے کہ اول تو معاشی بحران کی نوبت ہی نہ آئے اور اگر چاروناچار اس مشکل کا سامنا پڑے تو ایسے مناسب اقدامات کئے جائیں جو اس کیفیت سے جلد نکلنے میں مدد فراہم کریں-دور نبوی اور خلافت راشدہ میں بھی وسائل محدود ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی بحرانی کیفیت پر قابو پانے کے لیے مناسب اقدامات کیے جاتے تھے۔ احسن اقدامات کی بدولت نہ صرف لوگوں کے معاشی مسائل میں کمی ہوتی بلکہ معاشی بحران پر بھی آغاز ہی میں قابو پا کر کسی ممکنہ المیے سے بچنے میں مدد ملتی تھی ۔

نتائج بحث

۱۔معاشی بحران ایک سنگین مسئلہ ہے اس لئے اس سے نپٹنے کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

۲۔معاصر ریاستیں اپنی معاشی پالیسی کی تشکیل میں خاص طور پر ایسے اقدامات بروئے کار لاتی ہیں جن کی مدد سے معاشی بحالی تک رسائی ممکن ہو۔

۳۔ان اقدامات میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ نہ صرف دستیاب ذرائع کا بھرپور استعمال ممکن بنایا جائے بلکہ تقسیم دولت کی اصلاح کو بھی یقینی بنایا جائے

۴۔مصنوعی قلت اور مہنگائی کے خاتمہ کے لیے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف خاطر خوااقدامات کر کے ذخیرہ اندازی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے۔

۵۔دور نبوی کے معاشی بحالی کے اقدامات میں دستیاب محدود وسائل کا بہترین استعمال کرتے ہوئے تقسیم دولت کے نظام کو منصفانہ بنایا گیا۔نیز رسول اللہ ﷺ نے ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کے تدارک کے مناسب اقدامات کرتے ہوئے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی۔

سفارشات

۱۔معاشی بحران پر قابو پانے کے لیے سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے۔اس مقصد کے لئے کاروبار کے مواقع بڑھانے کے ساتھ ساتھ مناسب سہولیات کی فراہمی بھی ضروری ہے۔

۲۔ٹیکسوں کا ایسا نظام اپنانے کی ضرورت ہے جس میں غریبوں پر کم سے کم بوجھ پڑے۔اس سلسلے میں سیلز ٹیکس کی حوصلہ شکنی اور ویلتھ ٹیکس کا نفاذ یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔

۳۔ایسی حکمت عملی اپنائی جائے کہ جس کی مدد سے دستیاب محدود وسائل کا بہترین استعمال ممکن بنایا جائے۔

References

Al-Qur'an Al-Hakim

Al-Mãhli, Ibn Hãzm, Abu Ali Muhammad, (384-456), Al-Mãhli, Bêirût, Da al-Fikr Kitãb al-Zakwãt, Issue, 725, Vol. 2,

Al-Ansãri, Hamid, (1992), Islam's System of Government, Lahore: Maktabã Al-Hasan,

Al-Tabrizi, Khãtib, (392-463 AH) Mishkãt al-Masabih, translator, Maulana Abdul Aleem Alvi, Chapter Min La Tahl Lah Al-Masila, Hadith, 163, Lahore: Taj Company

Al-Jãrjani, Saÿyid Sharif bin Ali bin Muhammad, (2003) Al-Tãrifat, Cairo: Dar al-Kitab al-Arabi,

Al-Jisãs, Abu Bakr Ahmad, Al-Rãzi, A (917-981) Hakãm al-Qur'an, Meaning: Yahab Ali al-Imam in yafaal ma faila Yusuf aza khaf Hãlak Naas mïn al-Qaht, Karachi: Old Library, Vol. 3,

Al-Hãsakfi, Al-Shaykh Alãuddin, S, N, Rid al-Mukhtar Ali Tanvir al-Absar, Delhi: Muttaba Mujtabai, vol. 2,

Al-Sãhili, Abd al-Rahman, Al-Rãwd al-Anaf, Cairo: Maktaba al-Khanji, Vol. 2,

Al-Rãzi, Syed Al-Sharif, (2003), Nahj al-Balagha, translated by Mufti Jafar Hussain, Lahore: Al-Miraj Company, Maktoob 53,

Aurudnaxel patriotiC, (2015), The effect of hoarding on economic growth for the prospective of capital theory, Procardia economics and finance, 20,

Atique, Fairuz Salleh, Economic growth and resources use-what a link available at Flores.unu.edu/news/economic-growth-resources-use-what a link.html, retrieved on 14 May, 2022

Brewster, H. and Yeboah D, (1994), Aid and growth income in aid favoured developing countries, policy issues, Cambridge Journal of Economics, vol. 18,

Chapra, Muhammad Umer (1985). Towards a Just Monetary System: A Discussion of Money, Banking, and Monetary Policy in the Light of Islamic Teachings, Lahore: Islamic Foundation,

Dailynewslounge.com/2019/5/21/13414.accessedMay may, 24:30 PM30PM

Downey, Gary Lee. 2021. "Critical Participation: Inflecting Dominant Knowledge Practices through STS." p. 219

Elgaronline, retrieved from www.Elgaronline.dom/viev/9781783476435/chapter01.xhtml

Gosh, B.N and Rama Gosh. (1991). Economic growth, Development and Planning, New Delhi: Deep and Deep Publications,

Farooqui, Yusuf, (2006), Formation of Society and State in Muhammad, Prophethood, Lahore: Azhar-ul-Qur'an,

Ghani and Din M., (2006). The impact of public investment on economic growth in Pakistan, The Pakistan development review, vol. 45, No.1,

Greg Duperies, what are ways economic growth can be achieved, www.livestopedia.com. Accessed 22 April 2022 5:52 Am

Ibn Manzoor, Muhammad bin Makrãm, (2010), Lasan al-Arab, Bêirut: Dar Sadir, Vol. 4,

Jhang New. (2020). https//:jang.com.pk/news/752312//dailypakistan.com.pk/30 march 2020. Accessed 15 May 2022.

Khurshid Ahmad, (1977), Khilafãt Rashida Economic Review, Delhi: Muktaba Burhan,

Mansoor Puri, Qazi Muhammad Salman, (1867-1930), Rahmat llal Alamin, Lahore: Sheikh Ghulam and Sanjj, 1,

Maqbool Hossain, Maida Hossain, the role of investment in the course of economic growth in Pakistan, world academy of Science and engineering and technology,66,2010,

Muslim Ibn Al-Hajjãj, Al-Qashiri (206.261), Al-Sahih, Beirut: Dar Ibn Sadir, Kitab Al-Masaqat, Chapter, Tahrim al-Ihtkar Fi Al-Aqwat, H, 4122

MD journal Abdin, Relationship between taxation and economic development of a country, SSRN papers, ID 3295458

Naseer, Ahmad Naseer, (1934-1997). The Great Prophet and the Last, Lahore: Feroze Sons

Ohanian, Lee E., Taylor, John B., Wright, (2012). Government Policies and the Delayed Economic Recovery, London: Hoover Institution Press Publication

Rahman, Dr Naeem, Economic behaviour about acquisition and consumption of wealth: comparison of Islam and Secure viewpoint, Uloom e Islamia, vol. 27, issue 1,

Rose Ackerman, Corruption & Governance, Available at www.openyls.law.yale.edu,15-4-2022,4:30PM

The New Encyclopedia Britannica (The University of Chicago, 15th edition), vol. 4,

Qaradawi, Yusuf, (1983), Allama, Fiqh al-Zakwat, translated Sajid al-Rahman Siddiqui, Lahore: Al Badr Publication, Vol. 1,

United Nations Development Programme (UNDP) 1996 Human Development Report.

Walter Ouma young, (1970) Administration Aspects of Development Planning and Plan implementation (Nairobi, Institute for Development Studies),

Zafar, Abdul Rauf (2005), Essays on Prophethood, Bahawalpur: Islamia University,